

ازہار الانوار من صبا صلوة الاسرار

ج ۱ (۳۰۵)

صلوة الاسرار کی باوصفا سے شیخوں کے پتھول

تصنیف لطیف :-

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

۵ ازہار الانوار من صبا صلوة الاسرار ۳ ۱

(صلوة الاسرار کی باد صبا سے غنچوں کے پھول)

(نمازِ غوثیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

شکرا لک یا من بالتوسل الیہ یغفر
کثر الذنوب ، وحمد لک یا من
بالتوسل علیہ یجبر کما یقلوب ،
اسألك انت تصلى وتسلم و تبارک
علی سراج افقک ، و ملجأ خلقک ،
واقضل قائم بحقک ، السبعوث
بتیسیرک و سرفقک ، رحمة
للعلمین ، و شفیعاً للمذنبین ،
و اماناً للخائفین ، و یسراً
للبنائین ، و بشری للأتسین ،
محمد النبی الرؤف الرحیم ، الجواد الکریم ،
العلی العلیم ، الغنی الحی الحکیم الحلیم ، مصحح
الحضات ، مقیل العثرات ، قاضی الحاجات ،

تیرا شکر ہے اے ایسی ذات جس کی طرف وسیلہ پیش
کرنے سے کثیر گناہ معاف ہوتے ہیں اور تیری حمد ہے
اے وہ ذات کہ جس پر توکل سے شکستہ دلی ختم ہو جاتی ہے
اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ رحمت ، سلامتی
اور برکتیں نازل فرما اُس پر جو تیری کائنات کا چسپراغ
اور تیری مخلوق کا ملجا اور تیرے حق کے لئے قائم لوگوں سے
افضل اور تیری سہولت اور مہربانی لے کر مبعوث ہونے
والے رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین اور ڈرنے والوں
کے لئے امان اور حاجت مندوں کی سہولت اور نا امید
ہونے والوں کے لئے بشارت رؤف رحیم نبی کریم والے
سخی ، بلند مرتبہ ، بڑے علم والے ، غنی ، تابندہ ، حکمت
والے ، بُرد بار ، نیکیوں کو بنانے والے ، غلطیوں کو
مٹانے والے ، حاجتوں کو پورا کرنے والے ، مرادیں

واهب المرادات ، صلى الله تعالى عليه
وعلى آله الطاهرين ، واصحابه الطاهرين ،
وان واجه الطيبات امهات المؤمنين ،
واولياء امته الكاملين الغامقين ، وامناء
صلته الراشدين المرشدين ، لاسيما
على هذا الفرد الفريد ، الغوث المجيد ،
الغيث المجيد ، واهب النعم ، سالب
النقم ، كاسب العدم ، صاحب القدم ،
جود الجود وكرم الكرم ، ملاذ العرب ومعاد
العجم ، مناح العطايا ، مناع الرزايا ، القطب
الرباني ، الغوث الصمداني ، سيدنا ومولانا ابى محمد عبد القادر
الحسيني الحسيني الجيلاني ، رضي الله تعالى عنه و
ارضاه ، وجعل حوزنا في الدارين ، آمين آمين ،
يا ارحم الراحمين ، واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له ، واشهد ان محمدا عبده ورسوله بالرحمة
ارسله ، صلوات الله وسلامه عليه ، وعلى
كل محبوب ومرضى لديه ، اما بعد
فقد سألني الفاضل الكامل ، جميل الشائل ،
جامع الفضائل ، والفخر الجسيم ، والشرف
العظيم ، مولانا الشاه محمد ابراهيم القادري
الصدراسي الحميد رابادي ، جعله الله من اولي
الايدى ، وحفظه من شر الاعادي ، اجازة الصلوة
الغوثية ، المباركة المرضية ، المعروفة عندنا
بصلوة الاسرار ، المجربة مراد القضاء (الوطار)
ودفع الاسرار ، تحيين ظن منه بهذا العبد

برلانی والے ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین اور حق کو
ظاہر کرنے والے صحابہ اور اس کی پاک ازواج پر جو
مومنین کی مائیں ہیں اور اس کے کامل ، عارف اولیاء است
ہدایت یافتہ ، رہنما ، اس کی امت کے ایمانوں پر خصوصاً
ایسی یکتا ، منفرد ، غوث بزرگی والے ، برکت دینے والی
بارش ، انعامات دینے والے ، محروموں کو بنانے والے ،
تسلط والے ، سختیوں کے سختی ، کرمیوں کے کرم ، عرب و
عجم کی جلنے پناہ ، عطیات دینے اور مصیبتوں کو دفع کرنے
والے ، قطب ربانی ، خدائی مدد ، ہمارے آقا و مولیٰ
ابو محمد عبد القادر حسینی جیلانی پر رضی اللہ عنہم اور جس
کو وہ راضی کرے اور اس کو دونوں جہانوں میں ہمارے
لئے محفوظ خزانہ بنائے آمین آمین یا ارحم الراحمین ،
اور میں گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اور
گواہ ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے
خاص بندے اور اس کے خاص رسول ہیں جن کو اس
نے رحمت بنا کر بھیجا ہے اس پر اللہ کی رحمتیں اور سلام
ہو اور ہر اس پر جو اس کا محبوب اور پسندیدہ ہو۔ اما بعد
کامل فاضل ، اچھے اخلاق والے ، فضائل کے جامع ، بڑے
فخر ، عظیم شرف والے ، مولانا شاہ محمد ابراہیم قادری
مدرسہ حیدر آبادی (اللہ تعالیٰ ان کو صاحب قوت بنا کر
اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائے) نے مجھ سے
"صلوۃ خوشیہ" مبارکہ پسندیدہ جو کہ ہمارے ہاں صلوۃ
الاسرار کے نام سے معروف ہے کی اجازت طلب کی ،
یہ صلوۃ الاسرار قضائے حاجت اور دفع شر کے لئے بار بار
مجرب ہے ، انھوں نے مجھ فقیر ، حقیر ، اپنے نفس پر ظلم

الظلام ، الکثیر الاشام ، الفقیر الاذل ، الحقیق
 الارذل ، عبد المصطفیٰ احمد رضا ، المحمدی السنی
 الحنفی ، القادری البرکاتی البریلوی ، لطف اللہ بہ ،
 وعقاعن ذنبہ ، واصلاح عملہ ، وحقوق املہ ،
 معافی لست هنالك ، ولا اهل لذلک ، لکنی
 اجبتہ بالانقیاد ، واجزتہ بالمراد ، مرجاء
 البرکۃ لی ولہ فی الدنیا والآخرۃ ، ان سرینا
 تعالیٰ ہواہل التقویٰ واهل المغفرۃ ، کما
 اجازتی بہا سیدی و مولای ، وسندی
 و ماوای ، شیخی ومرشدی ، وکنزی
 و ذخری لیومی وغدی ، تاج الکاملین ،
 سراج الواصلین ، حضرة السيد الشاہ
 آل الرسول الاحمدی ، المارہری ، رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بالرضی السرمودی ، بحق روایتہ
 لہا واجازتہ بہا عن شیخہ الاجل ، وعمہ
 الاجل ، الامام الکمل ، والکرم الاشمل ،
 والقمر الاجمل ، فرد عصرہ ، وقطب
 دھرہ ، ذی فیض العظیم والفضل المبین ،
 حضرة ابی الفضل شمس الملة والدين ، السيد
 الشاہ آل احمد اچھے میان المارہری ، رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بالرضوان الابدی ، عن ابیہ العزیز ،
 النبیہ الغطریف ، البحر الطمطم ، والمجد الصمصم ،
 ذی الفناء والبقاء ، والوصول واللقاء ، حضرت السید
 الشاہ حمزہ العینی المارہری علیہ الرضوان
 الدائم من العلی القوی ، بسندہ المسلسل کا برا

کرنے والے ، نہایت گنہگار ، عبد المصطفیٰ احمد رضا ، محمدی
 سُنی حنفی قادری برکاتی بریلوی کے بارے میں حسن ظن
 رکھتے ہوئے یہ سوال کیا اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی فرمائے
 اور ان کو معاف فرمائے اور ان کے اعمال کو درست فرمائے
 حالانکہ میں اس سے قیاب نہیں ہوں اور نہ ہی اس کا اہل ہوں
 لیکن ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں ان کو اس کی
 اجازت دیتا ہوں یہ امید کرتے ہوئے کہ دنیا و آخرت
 میں ہم دونوں کے لئے باعث برکت ہو (تقویٰ اور مغفرت
 کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے) (ان کو میری طرف سے
 اجازت ہے جیسا کہ مجھے میرے آقا ، مولیٰ ، جلتہ اعلا
 ماوای اور میرے شیخ ، مرشد ، سہارا ، خزانہ اور میرے
 آئینہ اور کل کے ذخیرہ اور کاملین کے تاج ، واصلین کے
 چراغ ، حضرت شاہ آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ
 عنہ نے مجھے اجازت دی جیسا کہ ان کو روایت اور اجازت
 ملی ، ان کے عظیم شیخ اور ان کے بزرگوار چچا ، کامل امام ،
 وسیع کرم ، خوبصورت چاند ، اپنے زمانہ کے منفرد اور قطب
 عظیم فیض اور روضہ قضیلت ، حضرت ابوالفضل ، ملت او
 دین کے سورج ، سید شاہ آل احمد اچھے میان مارہروی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ، اور ان کو اپنے والد گرامی عارف
 کامل ، مضبوط فہم ، بحر بیکراں ، پختہ ماہر ، صاحب بقا
 وفناء ، صاحب وصول و حضور ، حضرت شاہ حمزہ
 عینی مارہروی (ان پر اللہ تعالیٰ کی دائمی رضا) سے
 اسلاف و اسلاف سے ان کی مسلسل ، سند سے ،
 جوان کو بلند دربار ، مضبوط چوکھٹ ، مخلوق کے مرجع
 دربار قادریہ (ویاں کے رہنے والوں اور ویاں کے

عن كابر، عن الحضرة الرفيعة، والسدة
المنيعية، مرجع البوية، الحضرة القادرية، على
حضارها وخذامها رضوان القادر، فان اصلها
ما ثور بطرق عديدة، عن الحضرة المجيدة،
كما ذكره العلماء منهم الامام ابو الحسن
نور الدين علي بن جرير اللخمي الصوفي الشطنوفي
في بهجة الاسرار، والامام الاجل عبد الله بن
الاسعد اليافعي الشافعي، والفاضل علي بن سلطان
محمد القاري الهروي المكي، والشيخ المحقق شيخ

خدام پر اللہ تعالیٰ کی رضا ہو) سے حاصل ہوئی
کیونکہ "صلوة الاسرار" کا ثبوت متعدد طرق سے
منقول ہے برگزیدہ دربار سے جیسا کہ اس کو بہت
سے علماء نے ذکر فرمایا ہے جن میں امام ابو الحسن
نور الدین علی بن جریر لخمی صوفی شطنوفی نے بہجۃ الاسرار
میں، اور امام اجل عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی و
فاضل علی بن سلطان محمد القاری الہروی المکی
اور شیخ محقق علماء ہند کے شیوخ کے شیخ عبد الحق
بن سیف الدین محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ

عہ يجب ان يعلم انه ليس بابن جهضم
الذي تكلم فيه الذهبي على دابة مع
الصوفية الكرام في الميزان فانه مقدم
على سيدنا الغوث رضي الله تعالى عنه
بزمان وهذا معاصر الذهبي وبينه و
بين سيدنا واسطمان صحب المولى ابا صالح
قاضي القضاة نصرًا صحب ابا سید ع
عبد الرزاق صحب ابا سید نا الغوث
الا عظم رضي الله تعالى عنهم وقد وصفه
الذهبي نفسه في طبقات القراء بالامام
الاوحد وكذلك الامام الجلال السيوطي في
"حسن المحاضرة" اما نسبة الذهبي كتاب
بهجة الاسرار الى ذلك فانت كاذب له
ايضا كتاب اسمه هذا فذلك والا فاشتباه
عظيم واجب التنبيه ۱۲ (م)

یاد رہے کہ یہ ابن جہضم نہیں ہیں جن کے اولیاء کرام
کے بارے میں خصوصی نظریات پر ذہبی نے اعتراض کیا کیونکہ
وہ غوث اعظم سے بہت پہلے کے ہیں اور یہ امام ذہبی
کے معاصر ہیں جبکہ ان کے اور غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں، انہوں نے
قاضي القضاة نصر کی انہوں نے اپنے والد اور ان کے والد نے
حضرت عبد الرزاق کی انہوں نے اپنے والد حضرت
غوث اعظم کی صحبت پائی جن کو خرد امام ذہبی نے
"طبقات القراء" میں ذکر فرمایا اور امام سیوطی
نے بھی "حسن المحاضرة" میں ذکر کیا، امام ذہبی کا
ابن جہضم کی طرف کتاب بہجۃ الاسرار کو منسوب کرنا جب
درست ہوگا جب اس نام کی کوئی کتاب ان کی
ہو ورنہ نسبت درست نہیں ہے بلکہ ان کو
اشتباه ہوا ہے ۱۲

شیوخ علماء ہند عبد الحق بن سیف الدین المحدث
الدہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انہ
قال سیدنا مولانا الغوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ
من توصل بنی فی شدة فرجت عنہ ومن استغاث بنی
فی حاجة قضیت لہ ومن صلی بعد المغرب
س رکعتین ثم یصلی ویسلم علی النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یخطو الی جہۃ
العراق احدی عشرة خطوة ینذکر فیہا اسمی
قضى اللہ تعالیٰ حاجتہ قللت وفرجت
وقضیت تحتلآن صیغۃ المجهول لواحد
غائبة ، وصیغۃ المعلوم للواحد المتکلم
وعلى هذه ترجمة الشاہ ابی المعالی رحمہ
اللہ تعالیٰ فی التحفة القادرية ، وایا ما کان
فالاحاصل واحد ، اولیہما تحتل المحیقة
الباطنة الذاتیة والظاہرة المستفادۃ ،

علیہم اجمعین سے منقول کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جس نے کسی مصیبت میں میرا وسیلہ دیا تو اس
کی مصیبت ختم ہوگی ، اور جس نے اپنی حاجت
کے لئے مجھ سے مدد مانگی تو اس کی حاجت پوری
ہوگی ، اور جس نے نمازِ مغرب کے بعد دو رکعتیں
پڑھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھا اور پھر عراق کی جانب گیارہ
قدم میرا نام کہتے ہوئے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی
حاجت کو پورا فرمائے گا ۔ قلت ”فرجت“ اور
”قضیت“ دونوں صیغے ، واحد غیب مونث مجہول اور
واحد متکلم معلوم بن سکتے ہیں ، اور شاہ
ابو المعالی نے ”تحفۃ قادریہ“ میں واحد متکلم
معلوم کا ترجمہ فرمایا ہے (یعنی میں اس کی
مشکل کشائی اور حاجت روائی کروں گا) بہر حال جو بھی
صیغہ ہو ما حاصل ایک ہے کیونکہ پہلا صیغہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ذاتی باطنی حقیقت کا احتمال ہے جبکہ دوسرا

عہ وہی التي تثبت بالذات من دون عطاء
ولا الاستناد الی جعل وهذا مختص بصفات
اللہ سبحانہ وتعالیٰ فحسب ۱۲ (م)

عہ وہی التي حصلت بالعطاء ولا ثبوت لہا
الابال جعل وهكذا جميع صفات المخلوق
كالعلم والقدرة والعطاء والعون حق
الوجود ۱۲ (م)

یہ بالذات ثابت ہے عطاء اور جعل کی طرف منسوب
نہیں ، اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفات سے مختص ہے
اور بس ۱۲ (ت)

یہ صرف عطاء سے حاصل ہے اس کا ثبوت اللہ تعالیٰ
کے عطا فرمانے پر ہے جیسا کہ مخلوق کی تمام صفات
ہیں مثلاً انسان کا علم ، قدرت ، عطاء ، امداد حتیٰ کہ
مخلوق کا وجود بھی عطائی ہے ۱۲ (ت)

والاخرى تعين للاخير والمرجع ما ذكره
 رضى الله تعالى عنه اخرا بقوله قضى الله
 تعالى حاجته ان الى ربك المنتهى ، ثم
 ان لمشايقنا قد است اسرارهم ورحمنا
 الله تعالى بهم في هذا الصلوة طريقتين ،
 صغرى ، وكبرى ، والمعمول عندنا
 الاسهل الاشمل من حيث السوغل لكل احد
 من دون الاختصاص بالقائمين في محبالي
 الشهود الهائمين في فيا في الوجود هي الطريقة
 الانيقة الصغرى ، **صفتها** بحيث يكون
 كالشرح لللفظ الكريم ويتضمن مختارات
 هذا العبد الاثيم ، ان من عرضت له
 حاجة دينية او دنيوية صلى بعد صلوة
 المغرب بسنتها **ركعتين** من غير فريضة
 ناويا صلوة الاسرار تقربا الى الله تعالى و
 هدية لروح سيدنا الغوث الاعظم رضى الله
 تعالى عنه ، وان جدد لهما الوضوء فهو
 اضواء ، وقد عهدنا ذلك من النبي صلى الله
 تعالى عليه وسلم في صلوة الحاجة ، والا
 فهو لبيل من الرخصة فان توطأ فليحسن
 وضوءه هكذا امر النبي صلى الله تعالى
 عليه وسلم ذلك المكفوف بصره و احب
 الى ان يقدم صدقة فانها اسرع في

صيفة ، ظاہری حاصل کردہ حقیقت کا معین احتمال
 ہے لیکن بہتر وہ ہے جس کو خود حضور غوث اعظم نے
 بعد میں یوں ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت
 پوری کرے گا کیونکہ تیرے رب کی طرف ہر چیز کی انتہی
 ہے ۔ پھر ہمارے مشائخ (رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان کے
 سبب ہم پر رحم فرمائے) نے اس نماز کے بارے میں
 دو طریقے بتائے ہیں ، ایک مختصر اور دوسرا طویل ہے ،
 اور ہمارے ہاں جو مروج ہے وہ آسان اور جامع
 اور ہر ایک کے مناسب ہے یہ مرتبہ شہود پر
 فائز لوگوں یا مرتبہ وجود میں طالبین کے لئے مخصوص
 نہیں ، یہ بہترین طریقہ اختصار والا ہے ۔ اس کا
 طریقہ ایسا ہے جو خود لفظ (صلوة الاسرار) کی شرح
 جیسا ہے اور اس عاجز بندے کا پسندیدہ ہے کہ
 جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو خواہ وہ دینی ہو یا
 دنیوی ، تو وہ **مغرب کی نماز کے بعد سنتوں کے ساتھ**
دو رکعت "صلوة الاسرار" کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی
قرابت اور حضور غوث اعظم کی روح کو ہدیہ کے لئے پڑھے
اور اگر اس کے لئے نیا وضو کرے تو یہ نور ہوگا کیونکہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا کو یہ فرمایا تھا ، وہ
نیا وضو ضروری نہیں ، مجھے تو یہ پسند ہے کہ صلوة الاسرار
پڑھنے سے پہلے کوئی صدقہ کرے کیونکہ یہ عمل کامیابی
جلدی لاتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں کو خوب بند
کرتا ہے جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مناجات کیلئے

صدقہ میں افضل یہ ہے کہ پوشیدہ لئے کیونکہ قرآن کا
 (باقی بر صفحہ آئندہ)

عہ افضل الاسرار بنص القرآن وہی

الانجاح واسد لا بواب البلاء وقد امر الله
تعالى من يناجي رسوله ان يقدر مواين يدي
نجوئهم صدقة ، فنجوى الله احق مع ان
هذه الصلوة تشتمل على نجوى النبي صلى
الله تعالى عليه وسلم ايضا ، والموجب
وان نسخ رحمة من الله تعالى فلا صرية
في الاستجاب هذا وليقرأ فيها بعد الفاتحة
ما تيسر من القرآن فان قرأ الاخلاص
احدى عشرة مرة فهو احسن حتى اذا سلم
حمد الله تعالى واشنى عليه بما هو اهل له ،
خلا فضل الصبيغ الواردة عن النبي صلى الله

(بقية ما شئ من غزوة)

تقى مصارع السوء كما في الحديث وفاضلها
اكثر من ان تحصى والاحسن ان يتصدق
بزوجين بفضل ذلك ورد حديث وفلسان
نروجان وخبزان نروجان ومن لم يجد
فودعتان نروجان والودعة خرمهرة ۱۲ (م)
عنه كقوله اللهم لك الحمد حمد ايوافى
نعمك وبيكا فى مزيد كرمك وقوله اللهم
لك الحمد انت قيم السموات والارض
ومن فيهن ولك الحمد انت
ملك السموات والارض ومن
فيهن ولك الحمد انت نور السموات

پہلے صدقہ دینے کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، تو اللہ تعالیٰ
سے مناجات میں اور زیادہ بہتر ہے یا جو دیکھ اس
نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی مناجات
موجود ہے، اگرچہ اس صدقہ کا وجوب منسوخ ہو چکا
ہے جس میں امت کی آسانی ہے مگر استجاب کے
طور پر جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس نماز میں
فاتحہ کے بعد کوئی آسان سُورت پڑھے بہتر ہے کہ
سُورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے تو بہت اچھا ہے ،
نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
اس کی شان کے مطابق بجائے اور اس میں بہتر
وہ الفاظ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

یہ حکم ہے، اور یہی بُرے احتمال سے بچاؤ ہے جیسا کہ
حدیث میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں بہت زیادہ
فضیلت ہے اور بہتر یہ ہے کہ صدقہ میں جو دسے دو
کے تعداد دے، دو پیسے، دو روٹیاں، اگر اور کچھ
نہ پائے تو کم از کم دو خر مہرے دے ۱۲ (ت)

اور جیسے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے
اے اللہ! تیرے لئے ایسی حمد جو تیری نعمتوں کے برابر ہو
اور مزید کرم کو کفایت کرے، اور حضور کا ارشاد
کہ تیری حمد کہ تو آسمانوں اور زمین کا نگران ہے، اور
تیری حمد کہ تو آسمانوں اور زمین اور ان میں ہر چیز کا مالک
ہے، اور تیری حمد کہ تو زمین اور آسمانوں اور ان میں
(باقی اگلے صفحہ پر)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قانہ لایقدا
احدا ان یحمد اکل احد کحمد ا حمد صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن احسنہا اللہم
ربنا لک الحمد حمد اکثیر طیب صریح
فیہ کما تحب ربنا ونرضی ملأ السموات
وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد
و صلی اللہم لک الحمد حمد ادا انما مع
دوامک ولک الحمد حمد اخالدا مع
خلودک ولک الحمد حمد الامنتہی لہ
دون مشیتک ولک الحمد حمد ادا انما
لا یرید قائلہ الارضاک ولک الحمد حمد ا
عند کل طرفۃ عین وتنفس کل نفس ،

بطور حمد و ثنا پڑھے ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام سے
بڑھ کر بہتر حمد اور اچھی ثنا کوئی نہیں کر سکتا ، حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ بہترین محامد میں
ایک یہ ہے ، اے اللہ ! ہمارے رب ! تیرے لئے
کثیر طیب ، مبارک حمد جیسے تجھے پسند ہے اور
تو راضی ہے ، زمینیں اور آسمان اور ہر وہ چیز بھر کر
جس کو تو چاہے ۔ اور ان میں سے ایک اور یہ ہے ،
اے اللہ ! تیرے لئے دائمی حمد جیسا کہ تیرا دوام ہے
اور تیری حمد جو باقی رہنے والی ہو تیری بقاء کے
ساتھ ، تیری ایسی حمد جو تیری مشیت کے بغیر ختم نہ ہو
اور ایسی دائمی حمد جس کو بیان کرنے والا صرف رضا کا
طالب ہو ، اور تیرے لئے ایسی حمد جو آنکھ کی ہر پلک

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

والارض ومن فیہن و ملک الحمد وقولہ
اللہم لک الحمد فی بلائک وصنیعک الی
خلقک ولک الحمد فی بلائک وصنیعک الی
اہل بیوتنا ولک الحمد فی بلائک وصنیعک
الی انفسنا خاصۃ ولک الحمد بما ھدیتنا
ولک الحمد بما اکرمتنا ولک الحمد بما
ستوتنا ولک الحمد بالقرآن ولک الحمد
بالاہل والمال ولک الحمد بالمعافاة و
لک الحمد حتی ترضی ولک الحمد اذا
مرضیت یا اهل التقوی و اهل المغفرۃ الی
غیر ذلک من صیغ کثیرۃ ۱۲ منہ (م)

ہر چیز کا نور ہے اور مالک حمد ہے ۔ اور آپ کا یہ قول
اے اللہ ! تیری مخلوق کے لئے تیرے امتحان اور تیرے
حکمت والے عمل پر تیری حمد ۔ ہمارے گھر والوں کے لئے
امتحان اور تیری کار سازی پر حمد ۔ اور خاص ہماری
جانوں میں تیرے امتحان و کار سازی پر حمد ۔ ہمیں
ہدایت دینے پر تیری حمد ، اور ہمیں عزت دینے اور ہمیں
مستور کرنے پر تیری حمد ، قرآن سے تیری حمد اہل مال و ثروت
پر ، عافیت دینے پر تیری حمد ، حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے ،
تیرے لئے حمد ہے جب تو راضی ہو ، اے تقویٰ اور
مغفرت والو ۔ اور ان جیسے دیگر الفاظ کثیرہ سے
حمد پڑھے ۱۲ منہ (ت)

وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ
وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
شُكْرًا وَلَكَ الْمَن فَضْلًا، وَمِنْهَا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَمَا تَقُولُ وَخَيْرًا مَّا تَقُولُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا
وَرَدَتْ بِهِ الْأَحَادِيثُ فَلْيَجْمَعْهَا أَوْ لِيَكْتَفِ
بِبَعْضِهَا، وَيَعْجِبُنِي أَنْ يَخْتِمَهَا بِقَوْلِهِ اللَّهُمَّ
لَا أَحْمِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ
فَإِنَّهُ مَنْ أَجْمَعَ حَمْدًا وَأَوْسَعَ ثَنَاءً عَلَيْهِ
سَبَّحْنَهُ وَتَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْسِنْ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَلَا أَوْ لِيَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ
أَوْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ بَنِيَّةَ الثَّنَاءِ فَلَا يَجِدُ ثَنَاءً
أَفْضَلَ مِنْهَا ثُمَّ لِيُصَلِّ وَلِيَسْلِمَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي
عَشْرَةَ مَرَّةً أَذْكَلَا يَسْتَجَابُ دَعَاءُ الْإِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرًا بِالسَّلَامِ
أَحْرَازًا لِلْفَضْلَيْنِ وَاحْتِرَازًا عَنِ الْخِلَافِ فَإِنَّ
مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ كَرِهَ الْإِفْرَادَ ثُمَّ الْعَبْدُ
يَخْتَارُ هَهُنَا الصَّنُوءَ الْغَوْثِيَّةَ الْبَرْوِيَّةَ عَنْ
سَيِّدِنَا الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ،
وَهِيَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ

اور ہر سانس کے وقت ہو، اور ایک اور یہ ہے، اے
اللہ! تیرے لئے تیری ذات کے جلال اور تیری عظیم
سلطنت کے شایانِ شایانِ حمد ہو، اور ایک یہ ہے،
اے اللہ! شکر بجا لانے کے لئے تیری حمد اور تیرا احسان
فضل ہے۔ اور ایک یہ ہے، اے تیرے لئے وہ حمد
جو تُو نے فرمائی اور وہ بہتر جو ہم کرتے ہیں۔ ان کے
علاوہ دیگر جو احادیث میں مروی ہیں سب کو یا بعض
کو پڑھے۔ اور مجھے تو پسند ہے کہ آخر میں یہ حمد پڑھے،
اے اللہ! میں تیری ثناء کو بجا نہیں لا سکتا جس طرح
تُو نے خود اپنی ثناء فرمائی ہے کیونکہ یہ حمد بہت جامع
اور وسیع ہے۔ اور اگر کسی مذکورہ محامد میں سے کوئی
حمد یاد نہ ہو تو تین بار الحمد للہ پڑھ لے یا سورہ
فاتحہ یا آیت الکرسی حمد و ثنا کی نیت سے پڑھے، ان سے
بہتر ثناء نہ پاؤ گے، اور پھر آخر میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر درود و سلام گیارہ مرتبہ پڑھے کیونکہ درود
شریف کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور سلام کا بھی
حکم ہے تاکہ دونوں کی فضیلت ہو جائے۔ اور بعض علمائے
دونوں میں سے ایک پر اکتفاء کر وہ قرار دیا ہے اس لئے
دونوں کو ملا کر پڑھنے سے اس خلاف سے بچے گا۔
پھر مجھ بندہ کو یہاں درود و غوثیہ جو آپ سے مروی ہے

سیدنا و مولانا کا لفظ اس فقیر نے بڑھایا ہے، یہ
لفظ ہمارے مشائخ کا نہیں، یہ اضافہ جائز ہے جیسا کہ
امیر المؤمنین عمر فاروق اور ان کے صاحبزادے عبداللہ
(باقی بر صفحہ آئندہ)

عَلَيْهِ أَعْلَمُ أَنْ لَفْظَهُ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مِنْ
تُرَايَاتٍ لِلْفَقِيرِ عَلَى مَا بَلَّغْنَا عَنْ مَشَايِخِنَا
وَقَدْ تَرَادَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ وَابْنُهُ عَبْدِ اللَّهِ

معدن الجود والكرم والى وسلم والعبد
يقول لها كن اللهم صل على سيدنا ومولانا
محمد معدن الجود والكرم والى الكرام
وابنه الكريم وامته الكريمه يا اكرم
الاكرمين وبارك وسلم ثم ليتوجه
بقلبه الى المدينة الطيبة و
ليقل احدى عشرة مرة يا رسول الله
يا نبى الله اغثنى وامدنى فى قضاء
حاجتى يا قاضى الحاجات ثم يخطو
الى جهت العراق وهو من
بلاد نابين الشمال والمغرب افادة
ستى حمزة مرضى الله تعالى عند
وكى ايضا جهة المدينة المنورة وكربلاء و
العبد الضعيف قد استخراج جهة حضرة بغداد
من بلد تنابريلى بالمواصرة البرهانية على ان
عرضها لمكة وطولها مائة وعرض بريلى

پسندیدہ ہے اور وہ یہ ہے: اے اللہ! ہمارے آقا و
مولیٰ محمد جود و کرم کی کان پر رحمت نازل فرما اور آپ کی
آل پر اور سلامتی نازل فرما۔ جس کو یہ بندہ یوں پڑھتا
ہے: اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ محمد جود و کرم کی کان
پر اور آپ کی برگزیدہ آل اور کریم بیٹے اور برگزیدہ امت
پر صلوة و سلام فرما اے برگزیدوں کے برگزیدہ اس کے
بعد مدینہ منورہ کی طرف ولی توجہ کر کے گیارہ مرتب یوں
پڑھے: یا رسول اللہ یا نبی اللہ! میری مدد کرو، اور
اے حاجات پوری کرنے والے! میری حاجت کے
پورا کرنے میں مدد فرماؤ۔ اور پھر عراق کی طرف قدم
بڑھائے، اور ہمارے ہاں عراق شمال مغرب میں ہے
یہ میرے آقا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے
اور یہی مدینہ منورہ اور کربلا معلیٰ کی جہت ہے۔ اور
اس جہد ضعیف نے اپنے علاقہ بریلی سے دربار بغداد
کی جہت جو میٹری کی بنیاد پر متعین کی ہے یوں کہ بغداد
کا عرض لمکے اور اس کا طول مد لکھ اور بریلی کا

(بقیہ عارضہ صفحہ گزشتہ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تلبیہ کے الفاظ میں زائد الفاظ
شامل کئے، اور ہمارے علماء نے بھی درود شریف میں
”سیدنا“ کا لفظ بڑھایا جیسا کہ در مختار میں ہے تو اس کے
غیر میں بھی جائز ہوگا، نیز دلائل الخیرات میں ترکی کا
قصہ معلوم ہے جبکہ ولایت بھی سیادت کے معنی میں ہے
تینتیس درجے اور ایک ثلاث ۱۲ ت،
پوالیس درجے اور ۲۸ وحقیقہ ۱۲ ت

رضی اللہ تعالیٰ عنہما علی تلبیہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجاز العلماء
زیادة السیادة فی الصلوة کما فی در المختار
فکیف فی غیرها وقصة التری فی قراءة دلائل
الخیرات معلومة والولاية مثل السیادة ۱۲ ت،
علہ ثلاث وثلاثون درجة و ثلاث ۱۲ ت،
علہ اربع و اربعون درجة وثمان وعشرون دقیقة ۱۲ ت

الحمد کا و طولہا عطف الرخاء الانحراف الشمالی
اعنی من نقطة المغرب الى نقطة الشمال
الحمد فیستخرج خط الزوال ویقیم علیہ
عمودا الى المغرب ویدیر علیہما قوسا
بجعل اس القاشمة مرکزاً فیجزیہا
اخماساً ویصل خطا بین الرأس والخمس
الاول مما یلی المغرب فهذا
الخط هو سمت حضرة
بغداد اما المدينة
الکریمة فاربع درج اعنی



عرض الحمد اور اس کا طول عطف الرخاء۔ اس سے شمالی
انحراف یعنی نقطہ مغرب سے نقطہ شمال کی طرف الحمد
حاصل ہوا، اب خط زوال نکال کر اس پر قائمہ کی صورت
میں عمود، مغرب کی طرف کھینچا جائے اور خط زوال اور عمود
پر قوس اس طرح بنایا جائے کہ رأس القاشمة کو مرکز قرار دیا جائے
اور قوس کے پانچ جز بنائے جائیں اور رأس القاشمة اور
مغرب کی طرف سے پہلے خمس کو خط
کے ذریعے ملایا جائے تو یہ خط دربار
بغداد کی جہت ہوگی۔ لیکن مدینہ منورہ
نقطہ مغرب شمال کی جانب چار درج



سے جیسا کہ میں نے جو میٹری کے متعدد طریقوں سے معلوم
کیا ہے بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم عادت کے مطابق
درمیانے قدم چلے گی تاکہ کلام سے یہی سمجھا جا رہا ہے اور
بعض خوانم کی طرح نہ کرے کہ وہ قدم چلنے کی بجائے
ہزرتہ صرف تین یا چار انگشت آگے بڑھتے ہیں حالانکہ
یہ قدم کافی فاصلہ نہیں کہلاتا، جبکہ ہمیں گیارہ قدم کے بارے
میں حکم ہے اس لئے بغیر ضرورت اور بلا عذر اس حکم سے
عدول نہیں کرنا چاہئے، اور یہ عدول غلط ہے۔ ہاں اگر

تحریر من نقطة المغرب الى الشمال على
ما استخرجت بعدة طرق برهانية إحدى
عشرة خطوة معتدلة معتادة فانه
المتبادر من الكلام لا ما يفعله بعض العوام
من انهم لا يرفعون قدما ولا يخطون
خطوة وانما يتقدمون كل مرة نحو ثلاث
اصابع او اربع فلس هذا من الخطوة في شئ
وانما امرنا بالخطا فالعدول عنها بدون ضرورة

عنه ثمان وعشرون درجة واحدة وعشرون دقيقة (م)
عنه تسع وسبعون درجة وسبع وعشرون
دقيقة من قرينص مرصد لندن ۱۲ (م)
عنه ثانی عشرة درجة ومثلها الدقائق ۱۲ (م)
عنه اقصر على التخميس لعدم الحاجة الى
تدقيق الدقائق مع ما فيه من الدقة ۱۲ (م)

۲۸ درجے اور ۲۱ دقیقے ۱۲ (ت)
۴۹ درجے اور ۲۴ دقیقے، لندن کی قرینص مرصد گاہ
سے ۱۲ (ت)
۱۸ درجے اور ۱۸ دقیقے ۱۲ (ت)
پانچ حصوں کو بیان کیا ہے کیونکہ دقیقے بنانے میں وقت
سے ۱۲ (ت)

عن الخطانعم ان كان في مضيق لا يجبد
مساغلا لخطوات المعهودة ولا الخروج
الى مندوحة فليات بما استطاع واشهد
شاعة من هذا ما رايت بعضهم من انه
يصل ركعتين حتى اذا كان في آخر قراءة الاخرى
انحرف الى العراق فتخطى ثم عاد الى مكانه
فتوجه نحو القبلة واتم الصلوة ولا يدري
المسكين ان هذا مع مخالفة للسوارده
مفسد لصلوته وابطال العمل حرام
ثم التفل يجب بالشروع فيلزمه القضاء
وهو لا يريده ولا يدري به
فياثم مرتين **والمثل**
هذا ورد في الحديث
"المتعبد بغير فقد كالحماد
عليه في صفة هذه الصلوة عن سيدنا الغوث
الا عظم رضى الله تعالى عنه كما سمعت ۱۲ (م)
عليه لان العشي عمل كثير ۱۲ (م)
عليه اثم الا بطل حاضر الوقت واثم ترك
القضاء يظهر عند الموت والعياد بالله تعالى ۱۲ (م)
عليه اخرج ابو نعيم في الحلية عن واثلة بن
الاسقع رضى الله تعالى عنه ، ومثله قول
علي كرم الله وجهه قصم ظهري اثبات
جاهل متنتك وعالم متنتك نسأل الله
العفو والعافية ۱۲ (م)

عذر ہو مثلاً جگہ تنگ ہو اور پورا قدم چلنے کی گنجائش نہ ہو
اور کھلی جگہ نہ ملے تو پھر حسب گنجائش قدم کا فاصلہ بنا
اور اس سے بڑھ کر قابل اعتراض وہ صورت سے جو میں
نے بعض جہال کو کرتے دیکھا کہ وہ دو رکعت پڑھتے ہوئے
دوسری رکعت کی قرأت کے آخر میں نماز میں ہی عراق
کی طرف منہ پھیر کر چلے ہیں اور گیارہ قدموں کے بعد پھر
واپس پہلی جگہ پر لوٹ کر قبلہ رو ہو جاتے ہیں اور پھر نماز
کو مکمل کرتے ہیں ان غریبوں کو یہ معلوم نہیں کہ یہ طریقہ
مرویہ کے خلاف بھی ہے اور اس سے نماز بھی فاسد
ہو جاتی ہے، حالانکہ عبادت کو شروع کر کے توڑنا حرام
ہے۔ چونکہ مثل یہ اور نقل شروع کرنے سے لازم ہو جاتا
ہے اس لئے ان پر دو رکعتوں کی قضا لازم ہے، جبکہ
اسے مسئلہ معلوم ہی نہیں تو قضا کیا کرے گا لہذا اس کو
دوہرا گناہ ہے۔ ایسے ہی شخص کے بارے میں حدیث شریف
اس نماز کو غوث اعظم رضى الله تعالى عنه کے بیان کردہ طریقہ
میں جیسا کہ میں نے سنا ۱۲ (ت)
کیونکہ چلنا، کثیر عمل ہے ۱۲ (ت)
ایک جاری عبادت کو توڑنا وقتی گناہ اور دوسرا گناہ قضا
کا ترک جو موت کے وقت ظاہر ہوگا العیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ (ت)
اس کی تحریک امام ابو نعیم نے واثلہ بن الاسقع رضى الله
تعالى عنه سے اپنی کتاب علیہ میں کی ہے، اور ایسا ہی
ایک قول حضرت علی مرتضیٰ رضى الله تعالى عنه سے بھی ہے
کہ دو چیزوں نے میری مکر توڑ دی ہے ایک جاہل عامل
نے اور دوسرے مشدّد عالم نے، ہم اللہ تعالیٰ سے
معافی اور عافیت کے خواستگار ہیں ۱۲ (ت)

فی الطاہرینۃ " و اکبر اثما منه شیخہ
الذی علمہ ہذا ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم ہذا ولیکن عند
التخطی علی ہیأۃ الہیبتۃ والخضوع والادب
والخشوع، وانا احب ان یتخیل کانہ حاضر
فی بغداد و مرقۃ رضی اللہ تعالیٰ
عندہ بین عینیہ و ہور اقد فیہ
مستقبل القبلة الکریمۃ والعبد یتعمد
کرمہ فی ریدات یتقدم الیہ
اذ یعتریہ الحیاء من قبل المعاصی
فیقف حیران کانہ یستأذنت
و یستشفع الیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بعبۃ جودہ و
و بشری مقالۃ انت لم
یکن مریدہ جیدا
فانا جید، فیمنا هو

میں آیا ہے کہ بغیر طہارت کرنے والا اس گدے کی طرح ہے
جو آنے کی چکی میں جتا جو۔ ایسا مل کرنے والے سے بڑھ کر
اس کا وہ شیخ مجرم ہے جس نے اسے یہ طریقہ بتایا ہے،
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اور قدم چلتے وقت
خشوع، خضوع اور ادب و ہیبت کی کیفیت ہونی چاہئے،
اور مجھے یوں پسند ہے کہ اس وقت یوں خیال کرے کہ
وہ بغداد شریف میں آپ کی مرقہ شریف کے سامنے حاضر
ہے اور اسے دیکھ رہا ہے اور یہ خیال کرے کہ حضور
عزت اعظم اپنی قبر انور میں قبلہ روستے ہوئے ہیں اور
قدم چلتے والا بندہ آپ کے کرم پر اعتماد کرتے ہوئے آگے
بڑھنے کا ارادہ کئے ہوئے ہے مگر اپنے گناہوں کے
پیش نظر آگے جانے میں حیا کرتے ہوئے حیران کھڑا
ہو جاتا ہے اور گویا اب آپ سے بڑھنے کی امتیازت طلب
کرتا ہے اور آپ سے شفاعت طلب کر رہا ہے کیونکہ
آپ کا ہود و سخا و سب سے ہے اور آپ کی یہ بات بشارت
ہے کہ اگر میرا مرید خوب نہیں میں تو خوب تر ہوں۔ " قدم

عہ اخرج الامام الشنطوی فی روح اللہ تعالیٰ روحہ
فی بہجۃ الاسرار عن الشیخ القدوة ابی الحسن
علی القرشی قال قال سیدی الشیخ محی الدین
عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعطیت

امام شنطونی نے بہجۃ الاسرار میں شیخ امام ابو الحسن علی
قرشی سے تخریج فرمائی ہے کہ میرے آقا حضرت شیخ
محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
میرے بصر تک دراز ایک دفتر مجھے عطا کیا گیا جس میں میرے
(باقی بر صفحہ آئندہ)

سہ حلیۃ الاولیاء عنوان ۳۱۸ خالد بن معدان عن وثاب بن الاسقع مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت ۵/ ۲۱۹
سہ بہجۃ الاسرار ومعدن الاسرار ذکر فضل اصحابہ و بشرہم " مصطفیٰ ابابانی مصر ص ۱۰۰

كذلك وهو رضى الله تعالى عنه ينظر اليه و
يعلم فقره وحياءه اذ يبيئ الكرم العميم
فيشفع للعبد الاثيم فكانه رضى الله تعالى
عنه يقول اذنت لهذا الفقير المضطرب ان
يخطو الى تلك الخطوات، و يذكرفيها
اسمى ولا يخشى المعاصى عندي فاني
انا ضميمته وكفيل مهماته في الدنيا
والآخرة فينشط العبد ويتقدم على
اقدام الوجد قاشلا على كل خطوة
يا غوث الثقلين ويا كريم الطرفين
فانه رضى الله تعالى عنه حسنى الالب
حسينى الام اغثنى و امددنى في
قضاء حاجتى يا قاضى الحاجات

(بقية ماشية صفحہ گزشتہ)

سجلا مد البصر فيه اسماء اصحابى و مریدی
یوم القيمة و قيل لی قد وهب لك سألت
صالحا خاتون النار هل عندك من
اصحابى احد افعال لا و عزة مرافق و
جلاله ان یدى علی مریدی كالسما علی الارض
ان لو یکن مریدی جیدا فانا جید و عزة ربی و
جلاله لا یرحت قد ما یمن بین یدی ربی حتی
ینطلق بی و بکم الی الجنة آمه و الحمد لله رب العالمین
الکرم عظیم و المرجاء عظیم ۱۲ منہ (م)

در بارے حرکت نہ کروں گا جب تک مجھے اور تم سب کو جنت کا پیغام نہ مل جائے گا، الحمد للہ رب العالمین الکریم ۱۲ منہ

بڑھانے والے کی اس کیفیت کو آپ دیکھ رہے ہیں
اور اس کے فقر و حیا کو جان کر آپ وسیع کرم فرمائیں گے
اور اس بندے گنہگار کی شفاعت فرمائیں گے، اور
گویا یہ فرمائیں گے کہ میں اس فقیر تنگ دست کو اپنی طرف
قدم بڑھانے کی اجازت دیتا ہوں، یہ پچھتے ہوئے میرا
نام ذکر کرے اور میرے پاس آکر اپنے گناہوں کا فکر
نہ کرے کیونکہ میں دنیا و آخرت میں اس کی مشکلات کا
کفیل اور ضامن ہوں، تو بندہ یہ سن کر خوشی کا اظہار
کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور ہر قدم پر وجہ دانی
کیفیت میں یا غوث الثقلین، یا کریم الطرفين پکارتا
ہے (کریم الطرفين اس لئے کہ آپ والدہ کی طرف سے
حسنى اور والدہ کی طرف سے حسینی ہیں) اور کہتا ہے
میری حاجت براری میں میری مدد کرو اسے حاجات کو

ساتھیوں اور مریدین کے نام ہیں جو قیامت تک میرے
سلسلے میں داخل ہوں گے مجھے کہا گیا یہ آپ کی ملکیت ہے۔
اور میں نے جہنم کے خازن فرشتے سے پوچھا کہ کیا تیرے
پاس میرے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ تو اس نے
نقی میں جواب دیا۔ اس پر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مجھے رب ذوالجلال کی عزت کی قسم کہ تمام مریدین
پر میرا ہاتھ ایسے ہے جیسے زمین پر آسمان سایہ فلک ہے۔
اور فرمایا، اگر میرا مرید خوب نہیں تو میں خوب تر ہوں، اور
رب ذوالجلال کی عزت کی قسم میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے
پیغام نہ مل جائے گا، الحمد للہ رب العالمین الکریم ۱۲ منہ

تورا کرنے والے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے حضور علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے (غوث اعظم) کے وسیلے سے دعا کرے، مذکورہ دعائیں ان آداب کا خیال رکھے جو علماء کرام نے ذکر فرمائے جیسا کہ حصین وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔ مختلف دعاؤں کو جمع کرنے اور فضیلت بیان کرنے والوں میں میرے والد گرامی نے اپنی کتاب "احسن الوعار لا داب الدعاء" میں بہترین دعاؤں کو ذکر فرمایا ہے اور پھر ان کا خلاصہ محققین کے امام، مدققین کے پیشوا، عالم ربانی، میرے آقا والد گرامی قدر قدس سرہ نے اپنی بہترین کتاب

ثم ليدع الله سبحانه وتعالى متوسلا اليه بجاه سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم ثم بجاه ابنه هذا السيد الكريم غوثنا الاعظم رضي الله تعالى عنه، وليراع آداب الدعاء المذكورة في كلمات العلماء كاللحصين الحصين وغيره ومن احسن من فضلها وجمع شتا قها مقدام المحققين امام المدققين العالم البرباني سیدی ووالدی قدس سرہ الزکی فی کتابہ الشریف احسن الدعاء لا داب الدعاء وقد لخصها تلخیصا حسنا

یہ گھر اسخند، روشن چاند، چمکنے والا ستارہ، سنت کی نجات والا اور فتنوں کو مٹانے والا، عالم باعمل، کامل فاضل الحاج اور مدینہ منورہ کی زیارت والا، فخر کا جامع، مولانا مولوی محمد تقی علی خان محمدی بسنی، حنفی، قادری، برکاتی، بریلوی، خلیفہ اجل حضرت ہمارے شیخ، مرشد، رحمت کے دریا، نعمت کے مالک، حضرت شاہ آل رسول احمدی مارہروی (قدس اللہ سرہما)، اللہ تعالیٰ ان کی بھلائی کا ہم پر فیضان فرمائے، آپ کی پیدائش ابتداءً رجب ۱۲۴۶ھ میں ہوئی، انھوں نے علمی اور عرفانی ماحول میں پرورش پائی اور اپنے والد فاضل اجل عارف اکمل، مولانا مولوی محمد رضا علی خان قدس سرہ سے علم حاصل کیا، اور ۲۵ کے قریب تصنیفات جلیلہ تصنیف فرمائیں، اور ان کتب میں سے یہ کتاب "جواہر البیان" (باقی بر صفحہ آئندہ)

عہ هو البحر الزاخر ابد ولباھر، النجم الزاھر، حامی السنن، مآھی الفتن العالم العامل الفاضل کامل، الحاج الزائر، الجامع المفخر مولانا مولوی محمد تقی علی خان محمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی اجل خلفاء حضرة شيخنا و مرشدا بحر الرحمة مولی النعمۃ حضرة السيد الشاہ آل الرسول الاحمدی مارہری قدس اللہ تعالیٰ سرہما و افاض علینا برہما و ولد رحمہ اللہ تعالیٰ ستہل رجب ۱۲۴۶ھ و نشأ فی حجر العلم والعرفان تفقہ علی ابیہ الفاضل الاجل العارف الاکمل مولانا مولوی محمد رضا علی خان قدس سرہ و صنف تصانیفہ

فی باب الحج من کتابہ المستطاب جواهر
البيان فی اسرار الارکان "ولیبدا بیا ارحم
الراحمین ثلثا فان من قاله ناداه ملک
موکل به ان ارحم الراحمین قد اقبل
علیک ویتابدیع السموات والارضین
یا ذا الجلال والاکرام فانه اسم الله الاعظم
على قول وکذا تسبیح سیدنا ذی النون
على نبینا الکریم وعلیه الصلوة والتسليم
ولیکتمة بأمین ثلثا فانه خاتمة الدعاء
ومما خص الله تعالى به هذه الامة
المرحومة وبالصلوة والسلام على خاتمة
النبیین والحمد لله رب العلمین لیکون
البدا وختم کلامها بالصلوة على واهب
الصلوة صلى الله تعالى علیه وسلم، فان
الدعاء طائر والصلوة جناحه فبدلک یتکم
الجناحان ولان الصلوة علیه علیه الصلوة و

(بقیہ ما شیء صفحہ گزشتہ)

جلیلة تاقت خمسة وعشرين من اجلها هذا
الکتاب "جواهر البیان" الذی لم یز مثله فی بابہ
والتفسیر الکبیرة لسورة الانشراح وسرور
القلوب فی ذکر المحبوب و اصول الرشاد لقمع
مبانی الفساد و اذاقة الاشام لما نفع عمل
المولد والقیام وغیر ذلک توفی سلخ ذی القعدة
سنة ۱۲۹۷ ھـ رحمہ الله تعالى رحمة واسعة (م)

جواهر البیان فی اسرار الارکان کے باب الحج میں بیان
فرمایا اور دعا کی ابتداء میں "یا ارحم الراحمین" تین
مرتبہ کہے کیونکہ جو شخص یہ کہتا ہے تو اس کو فرشتے
جواب میں کہتے ہیں کہ بیشک ارحم الراحمین تیری طرف
متوجہ ہے اور "یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال
والاکرام" بھی ابتداء میں پڑھے کیونکہ ایک قول کے
مطابق یہ اسم اعظم ہے، ایسے ہی حضرت سیدنا
ذی النون علیہ السلام کی تسبیحات باری تعالیٰ کو ابتداء
میں پڑھے اور دعا کے آخر میں تین مرتبہ آمین کہے کیونکہ
یہ دعا کی مہر ہے اور یہ خاص اس اُمت مرحومہ کو عطیہ
ہے، اور دعا کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر
درود و سلام، اور الحمد للہ رب العلمین پڑھے تاکہ
دعا کی ابتداء اور اس کا خاتمہ، نمازیں عطا کرنے والے
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درود شریف پر ہو جائے،
یہ اس لئے کہ دعا ایک پرندہ ہے اور درود شریف اس کے
پڑھیں اور اس لئے بھی کہ درود شریف مقبول ہے،

بے مثل ہے، اور ایک سورہ المدثر شرح کی
تفسیر منہائی ہے اور ایک سرور القلوب فی
ذکر المحبوب، اور ایک اصول الرشاد
لقمع مبانی الفساد، اور اذاقة الاشام لما نفع عمل
المولد والقیام وغیر ذلک ہیں۔ اور آپ کی دعا
آخر ذیقعدہ ۱۲۹۷ ھ میں ہوئی، رحمۃ اللہ علیہ
رحمۃ واسعة (ت)

السلام مقبولة لا شك فاذا استجيب الطرفان
فالله تعالى اكرم من ان يدع ما بينهما
وليكن الدعاء وترافات الله وتر يحب الوتر
وليصل بعد كل مرة على النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم فانه لم ير شي اجلب للاستجابة
من الصلوة والسلام على هذا النبي الكريم
عليه وعلى آله افضل الصلوة والتسليم
وليجهت هذه التخرج دمة فانه لم
الاجابة فات لم يرك فليتبك فمن تشبه
بقوم فهو منهم ثم المختار عندك ان
يبقى حيث الدعاء ايضا كما هو مستقبل
الجهة العراقية فانها كما اسمعناك جهة
الشفعاء الكرام ولا عليه ان لا ينحرف
الى القبلة وقد سأل ابو جعفر المنصور
ثاني الخلفاء العباسية

توجب دعاء کے ابتداء وانتهاء میں درود ہوگا تو اللہ
تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ وہ درمیان میں دعا کو قبول
نہ فرمائے، اور دعائیں وتر کا لحاظ ہونا چاہئے کیونکہ
اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے اور ہر بار
درود شریف پڑھے کیونکہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی
چیز مقبولیت کو حاصل کرنے والی نہیں ہے صلی اللہ تعالیٰ
علی النبی الکریم وآلہ افضل الصلوة والتسليم، اور
کوشش کرے کہ دعائیں آنسو نکلیں کیونکہ یہ بھی قبولیت
کی علامت ہے، اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت
بنائے کیونکہ جو کسی کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ بھی
انہی میں شمار ہوتا ہے پھر مجھے یہ پسند ہے کہ دعا کے
وقت بھی عراق کی طرف متوجہ رہے کیونکہ یہ جنت شفا
والوں کی ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، لہذا اس
دعا میں قبلہ کی طرف متوجہ نہ رہنے میں کوئی مضائقہ
نہیں ہے۔ ابو جعفر منصور غلیقہ ثانی خاندان عباسی نے

عنه قال الفقير احمد رضا غفر الله تعالى
له ابنا سراج الحنفية عبد الرحمن
بن عبد الله السراج المكي عن مفتي الحنفية
جمال بن عمر المكي عن المولى عابد السندی
المدني عن الشيخ صالح الفلاني عن محمد
بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله عن
محمد بن اركماش عن الحافظ ابن حجر العسقلاني
عن ابی اسحق القنوجي عن ابی المواهب مربي

فقير احمد رضا غفر له كذا ہے کہ مجھے خبر دی حنفیوں کے چراغ
عبد الرحمن بن عبد الله سراج مکی نے، انہوں نے حنفیوں
کے مفتی جمال بن عمر مکی سے روایت کی، انہوں نے
آقا عابد سندی مدنی سے، انہوں نے شیخ صالح فلانی
سے، انہوں نے محمد بن سنہ سے، انہوں نے شریف محمد
بن عبد الله سے، انہوں نے محمد بن اركماش سے، انہوں
نے حافظ ابن حجر عسقلانی سے، انہوں نے ابواسحق
قنوجی سے، انہوں نے ابومواہب مریبی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

غیر مستعجل من ربہ یقول دعوت فلم
 یجب لی قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ ما لم
 یداع باثم اذ قطیعة رحم فہذا صفتہا و
 اللفظ الکریم مکتوب فیہا بالحمرة ، و ما
 علیہ خط احمر فہو الذی بلغنا عن
 مشایخنا قد ست اسرارہم ، و ما دون
 ذلک فہو من ہذا العبد الا شیم غفر
 اللہ تعالیٰ لہ و لیعلمن العارف
 ان ما ذکرہ لا یرکن الی خلاف
 لذرۃ من الکلمات العلییۃ ، و لا
 فیہ علیہا زیادۃ اجنبیۃ ، و انما
 ہو تصریح مطوی ، و توضیح
 منوی ، و تبیین مجمل ، و تعیین
 افضل ، معتمدا فی ذلک علی احادیث
 کثیرۃ ، اشترت الیہا فی جمل
 لیسیرۃ ، یعرفہا الماہر کالشمس
 فی ف ، و یمرا غافل کانت
 لم یکن شی ، فجاءت بحمد
 اللہ عروسا ملیحۃ ، مکشوفۃ
 النقاب عن عوارضہا الصبیحۃ ،
 بحلیتہا حلیتہا ، ثم اجتلیتہا ،
 قال حمد للہ اولاً و اخراً ، و باطنا
 و ظاہراً ، و الما مول من لطف مولنا
 الشاہ محمد ابراہیم ، و غیرۃ من
 اخواننا القادریۃ سلمہم المولی الکریم ،

طرف متوجہ ہو کر ان کو شفیع بنا اللہ تعالیٰ تیرے لئے ان کی
 شفاعت قبول فرمائے گا ، جو شخص دلی یقین سے یہ دعا
 کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا
 بشرطیکہ غفلت سے کام لیتے ہوئے مایوسی کا اظہار نہ کرے
 کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ یہ دعا قبول ہوگی جبکہ
 اس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ ہو۔ "صلوۃ الاسرار"
 کا یہ طریقہ ہے (آپ کی طرف لکھی گئی تحریر میں) اصل منقول
 الفاظ سرخ سیاہی سے لکھے گئے ہیں اور جن الفاظ پر
 سرخ خط ہے وہ الفاظ ہمیں اپنے مشائخ کرام سے
 پہنچے ہیں ان کے علاوہ باقی الفاظ مجھ گنہگار بندے کے
 زائد کردہ ہیں اور عارف شخص ضرور جانے کہ میرے ذکر کردہ
 الفاظ اصل کلمات کے ذرۃ بھر خلافت نہیں ہیں اور نہ ہی
 یہ کوئی اجنبی زیادتی ہے بلکہ یہ مخفی کی تصریح اور نیت میں
 مراد کی وضاحت ہے یا پھر مجمل کا بیان یا افضل کی
 تعیین ہے اور یہ سب کچھ کثیر احادیث سے اخذ کردہ ہے
 جن کی طرف میں نے مختصر جملوں میں اشارہ کیا ہے جن کو
 ماہر خوب جانتا ہے جس طرح دھوپ اور سایہ کی معرفت
 رکھتا ہے اور غافل شخص کوئی توجہ کئے بغیر گزر جائے گا ،
 الحمد للہ ، صلوۃ الاسرار کا طریقہ ، و نکش دلہن جس کے
 نو بصورت رخسار سے نقاب اٹھایا گیا ہو ، کی طرح
 واضح طور پر حاصل ہو گیا ، میں نے اس دلہن کو زیورات
 سے آراستہ کر کے مزید جلا دی ہے ، الحمد للہ اولاً و آخراً ،
 باطنا و ظاہراً۔ مجھے مولانا شاہ محمد ابراہیم (سائل) کی
 مہربانی سے توقع اور امید ہے کہ وہ اور دوسرے ہمارے
 قادری بھائی (اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے) اس

ان لا ينسوا هذا الفقير في صالح دعائهم ،
 غيب هذه الصلوة وفي سائر انائهم ، و
 يسمحوا له بسؤال المخفرة ، وكمال
 العافية في الدنيا والآخرة ، والعبد
 يدعوه ولهم ، والدعاء يغني عن ذروع
 واطم ، لا سيما دعوة المسلم لآخيه بظهر
 الغيب ، طهرنا الله جميعا من كل عيب ،
 ووقانا شرور الجهل والريب ، وحشرنا
 طرا في الامة المحمدية ، والجماعة
 المباركة السنية الشنتة ، والزمرة
 الكريمة القادسية ،
 انه على ما يشاء قدير ، فنعم المولى
 ونعم النصير۔

لطيفة نظيفة : بامره رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ان یخطوا حدی عشرة خطوة،
 علم ان لهذا العدد منزلة اختصاص
 بالحضرة القادرية من مر منه مرضی اللہ
 تعالیٰ عنہ وليس ان القادرین هم اختاروه لكون
 العرس الشريف في الحادی عشر ولكن لم اكن اعلم
 سوا في ذلك حتى صليت في شاجهمان آباد

صلوة الاسرار کو پڑھنے کے بعد کسی مرحلہ پر بھی اس فقیر کو
 اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں گے، اور اس کے لئے مہربانی
 فرماتے ہوئے مغفرت اور دنیا و آخرت میں عافیت
 کی دعا کریں گے، اور یہ بندہ بھی ان کے لئے دعا گو
 رہے گا، حقیقت یہ ہے کہ ہتھیاروں اور قلعوں سے
 دعا مستغنی کر دیتی ہے خصوصاً وہ دعا جو پس پشت
 مسلمان بھائی کے لئے کی جائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے عیب سے پاک فرمائے
 اور جہالت کے شر و شک سے محفوظ فرمائے اور ہم سب
 کو اُمت محمدیہ میں اٹھائے اور اہل سنت و جماعت
 کی مبارک اور قیمتی جماعت اور سلسلہ کرمہ قادریہ میں شامل
 رکھے، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس پر قادر ہے پس
 وہ اچھا مددگار اور اچھا آقا ہے۔

پاکیزہ لطیفہ : حضور غوث اعظم کے حکم کے
 مطابق گیارہ قدم چلے اور یہ یقین کرے کہ اس عدد کو
 خاص خصوصیت دربار قادریہ سے حضور غوث اعظم
 رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے حاصل ہے، اور یہ خیال
 نہ کرے بعد میں قادری سلسلہ والوں نے گیارہویں شریف
 کی مناسبت سے ایسا کیا ہے، لیکن مجھے خود گیارہ
 قدموں کا راز معلوم نہ تھا حتیٰ کہ ایک روز میں شاہجہان آباد

یہ ہندوستان کا مرکزی مقام (ضلع) ہے جو دہلی کے نام سے
 معروف ہے اور یہ واقعہ ۱۳۰۲ھ کا ہے جب میں وہاں
 سیدی سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہ کی
 حاضری کے ارادہ سے گیا ۱۲ منہ (ت)

عہد ہی قاعدہ دیار الہند المعروفہ بدھلی
 وكان ذلك سنة اثنتين بعد الالف وثلثمائة
 سنين شدت اليها رحلي قاصدا زيارة سيدي
 سلطان المشايخ نظام الحق والدين قدس الله
 تعالى سره المكين ۱۲ منہ (مر)

ذات ليلة صلوة الاسرار وانا مقبل عليها
بشرائط قلبي ما كانت مني التفاتة الى ذلك
اذ لمعت باسراق سر جليل، في خاطر
كليل، والله اعلم مني جاءت وكيف
جاءت ما شعرت بها الا وهي حيلة ببالي
فتاملتها بعد الفراغ من الصلوة فاذا
هي كما اود واشتحي، وهي ان في احد
عشر عقداً ووحدة، وهما بالاحرف
ياء والفاء والمجموع يا انت

میں رات کے وقت صلوٰۃ الاسرار پڑھی اور میں پوری
توجہ قلبی سے مصروف تھا اور میرا اس راز کی طرف ذرا
بھی التفات نہ تھا کہ میرے دل پر ایک عظیم راز دار
تجلی چکی، خدا کی قسم مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ کب اور کس طرح
یہ چمک آئی جبکہ وہ میرے دل میں سرایت کر چکی تھی میں
نے نماز سے فارغ ہو کر غور و تأمل کیا تو وہ میری مراد اور
خواہش میری تمنا کے مطابق تھی وہ قلبی القاد یہ تھا کہ
گیارہ کے عدد میں ایک دہائی اور ایک کا عدد ہے،
اور (ابجد کے حساب سے) دس کا حرف "ی" اور

عنه ای بجمیع اجزائه ۱۲ (م)

عنه اعلم ان ما لا يوجد له حرف واحد
فالمصير فيه الى التركيب ويجب القصص على
اقل ما يمكن فلا يختار الثلاثي ما لم يكن
الثنائي ولا الرباعي ما ساع الثلاثي كما لا يختار
الثنائي ما وجد حرف واحد ثم الحاجة الى
التركيب انما تقع فيما بين عقد وعقد الى
مائة وفي العقود غير المئات المحضة ايضاً
من مائة الى الف ثم تدور الى ما لا نهاية
له وذلك لان العقود والمئات لكل منهما
حروف معلومة فالتركيب الثنائي مثلاً وانت
تصور بجمع آحاد الى آحاد كمثل طب وحج وشراد
وهو في احد عشر وهو اول ما يحتاج الى ذلك لكن
اختيار بعض منها دون بعض ترجيح بلا مرجح

یعنی مکمل طور پر ۱۲ منہ (ت)

جب کوئی عدد ایک حرف والا نہ ہو تو وہاں ترکیب
ضروری ہے اور ترکیب حسب ضرورت ہوگی اگر ترکیب
ثنائی کافی ہو ثلاثی کی ضرورت نہیں اور ثلاثی کافی ہو تو
رباعی کی ضرورت نہیں جیسا کہ ایک حرف والے کے لئے
ثنائی ترکیب کی ضرورت نہیں ہے، پھر اکائیوں اور
دہائیوں میں تنو تک ہوگی، اور اسی طرح ستوں سے اوپر
ہزار تک، لیکن خالص دہائیوں اور خالص سو کے لئے
ترکیب کی ضرورت نہیں (کیونکہ ان کے لئے ایک ایک
حرف ہے مثلاً ترکیب ثنائی تمام اکائیوں کی آپس
میں ہو سکتی ہے مثلاً طب، حجب، شراد، گیارہ میں
جو کہ پہلا عدد ہے جس میں ترکیب ثنائی کی ضرورت ہے
اگرچہ کوئی دو حرف ملائے جاسکتے ہیں مگر ان حروف
میں سے یہاں بعض کو لینا اور بعض کو نہ لینا بے مقصد ہے
(باقی صفحہ آئندہ)

قدمت العقد و ای انت

ایک کا حرف "الف" ہے اور اگر دہائی کو مقدم کریں تو دونوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

والتکلیب الطبعی ان یلتمس العقد فیوضع
حرفه ثم حروف ما اراد علیه من الاحاد و
هكذا فیقدم الالف ثم المئات ثم العشرات ثم
الآحاد ویکفی هذا الی الف وتسعة وتسعين
فلفظها غلطاً فاذا اراد فیدور الامر فالان
بغ وثلثة آلاف فجع ومانه الف قع و الف
الف غع و هكذا الی ما لا نهاية له
یعرف ذلك من یعلم ارقام الهیئة
والنجوم ومن منافع هذا الوضع
الامن من الالتباس فی غالب الصور
فان غلطاً المذكور مثلاً ان کتب
من دون نقط لتعینت الحروف
بالوضع الطبعی فالاول لا یمکن ان یکون
ع مهمل لانه لا یتقدم ظ ولا الشافی
ط مهمل لانه لا یتقدم ص ولا الثالث
ض معجمة لانها لا تعقب ظ ولا الرابع
ظ معجمة لانها لا تعقب ص و تمام
الکلام فی رسالتنا اطیب
الاکسیر ۱۲ منه (م)

اس لئے طبعی ترکیب کو ملحوظ رکھنا ہوگا وہ یہ کہ جو دہائی مقصد
ہو پہلے اسے پھر اکائی جو مقصود ہو، اگر ہزار ہو تو پہلے
ہزار پھر سو اور پھر دہائی اور پھر اکائی کو ترتیب وار ذکر
کر کے ترتیب دی جائے گی یہ ترکیب ایک ہزار نو سو ننانوے
تک کام دے گی، اس کے لئے حروف میں غلط صط
سے مرکب ہوگا، اور اس پر ایک زائد ہو تو دو ہزار ہوگا
جس کے لئے حروف میں بغ و اور تین ہزار جع، لاکھ
کے لئے قع، اور دس لاکھ کے لئے غع، اسی طرح
جتنا چاہے آگے جائے، جس کو علم نجوم اور ہیئت کی
رقم کی معرفت سے خوب جانتا ہے۔ اس ترکیب کا
ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان ہندسوں میں غلطی سے بچ
جاتا ہے کیونکہ مثلاً غلط صط میں اگر نقطہ نہ بھی لکھے جائیں
تو مذکورہ حروف اپنی طبعی ترتیب کے لحاظ سے سمجھے
جاسکتے ہیں کیونکہ غ کو ح اور ظ کو ط نہیں پڑھ سکتے
کیونکہ اس ترکیب میں غ سے ص مقدم ہوتا ہے اور
ح مقدم نہیں ہو سکتا ہے، اسی طرح ص سے ظ
مقدم ہے ط مقدم نہیں ہو سکتا، اور آخری دو حروف
ص، ط کو ض، ظ نہیں پڑھا جاسکتا، کیونکہ ض ظ
کے بعد نہیں ہو سکتا اور یوں ہی ظ بھی ص کے بعد نہیں
ہو سکتا ہے یہ اس لئے کہ ایک ترکیب میں بڑے عدد والا حرف
پہلے اور چھوٹے والا بعد ہوتا ہے یہی ترکیب طبعی ہے اور
یہ پوری بحث چارے رسالہ اطیب الاکسیر میں ہے ۱۲

عَلَيْهِمْ، وَيَا لَلْبُذَاءِ، وَإِنِّي لَلْإِجَابُ فَكَانَتْ
فِي ذَلِكَ إِشَارَةً إِلَى مُعَامَلَتِهِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ مَعَ السَّائِلِينَ وَالْفُقَرَاءِ الْمُسْتَغِيثِينَ
فَانْهَمَ فِي مَقَامِ الْكَثْرَةِ مَعَ كَثَرَتِهِمْ
فِي أَنْفُسِهِمْ، وَإِذَا ارَادَ سَوْأَلُ
حَاجَاتِهِمْ مِنَ الْحَضْرَةِ الْعَلِيَّةِ
تَوَجَّهُوا إِلَى الْوَحْدَةِ وَكَانَ عَلَيْهِمْ
إِفْرَاقُ الْقُلُوبِ مِنْ تَشْتَتِ الْخَطَاطِرِ
مَعَ كَوْنِهِمْ هَهُنَا عَلَى مِنْهَجِ
وَاحِدٍ، سَوَاءٌ مِنْهُمْ الْعَاكِفُ
وَالْبَادِ وَعَظِيمُ الصَّلَاةِ وَعَدِيمُ
الزَّادِ فَقَدْ انْتَقَلُوا بِوَجْهِينِ
مِنَ الْكَثْرَةِ إِلَى الْوَحْدَةِ وَ

حرفوں کا مجموعہ "یا" ہے اور اگر الٹ کریں تو مجموعہ "ای" ہے
جسکے "یا" "نہ" اور "طلب" کے لئے ہے اور "ای" قبول
منظوری کے لئے ہے تو اس طرح گیارہ کے عدد میں
حضور غوث اعظم کا سوال اور امداد طلب کرنے کو گروں سے
مسائلہ سمجھ آتا ہے (کہ جس طرح "یا" میں "ی" دہرائی اور
کثرت اور اس کے بعد "الف" وحدت ہے) یوں ہی
سائلین کثیر تعداد والے کثیر مطالبہ کرنے والے اپنے مطالبات
کو دوبارہ عالم میں پیش کرتے ہوئے کثرت سے وحدت کی
طرف متوجہ ہوں گے (کیونکہ آپ واحد ہیں) نیز یوں بھی
کہ سائلین اور حاجتمند کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود
غوث پاک کی طرف متوجہ ہونے میں یکساں ہیں خواہ وہ
شہری ہوں یا دیہاتی، شہنشاہ ہوں یا گدا، قلبی حاجات
مختلف و کثیر نگران کے ازالہ کا ڈھنگ ایک، لہذا کثرت

عَلَيْهِمْ وَقَوْعُهُ هَهُنَا عَلَى قَوْلِ أَنَّهُ كُنْهٌ مُطْلَقًا
ظَاهِرًا وَلَا فَالْتَقْدِيرِ بِإِسْدَى هَلْ تَقْضَى
حَاجَتِي الْجَوَابِ أَيْ وَاللَّهِ ۱۲ مِنْهُ (م)

یہاں اس کا استعمال "نعمت" کی طرح ہے جیسا کہ
ایک قول ہے ورنہ اصل میں "اے میرے آقا! کیا
آپ میری حاجت روائی فرمائیں گے، جواب میں
ای واللہ ہے ۱۲ منہ (ت)

یہ جبری علم کی رقم کا طریقہ ہے جس میں اکائی کو دہائی پر
مقدم کرتے ہیں مثلاً ہزار سو کے بعد گیارہ کا ذکر
ان کی رشتہ میں ایقہ ہے اور نجومی رقم میں
"غفیا" ہے ۱۲ (ت)

یہ اضافت لفظی ہے یعنی اس کا ملک عظیم ہے اور اگر
اضافت معنوی بنائی جائے تو عظیم بمعنی سلطان ہوگا
جیسے عظیم الروم ہے ۱۲ (ت)

عَلَيْهِ وَذَلِكَ طَرِيقُ الْأَرْقَامِ الْجُفْرِیَّةِ
يَقْدُمُونَ فِيهَا الْأَحَادِثَ عَشْرَاتِ الْخَمْسِ
فَالْفِ وَمِائَةً وَاحِدًا عَشْرًا بِأَرْقَامِهِمْ
"أَيْقَمَ" وَبِالْأَرْقَامِ النُّجُومِيَّةِ "غَفِيًّا" ۱۲ (م)
عَلَيْهِ الْإِضَافَةُ لَفْظِيَّةٌ أَيْ عَظِيمٌ مُلْكُهُ أَوْ
مَعْنَوِيَّةٌ فَالْعَظِيمُ بِمَعْنَى السُّلْطَانِ كَعَظِيمِ
الرُّومِ أَيْ سُلْطَانِ رُومٍ ۱۲ (م)

هذا شأنه يا وحركة الياء
لاضطرابهم في الطلب و تخصيص
الفتح يدل ما لهم من فتح و فيض
ببركة هذا النداء، ثم هو رضى الله
تعالى عنه مستغرق في بحار الوحدة
رفيع مقامه عن مجامع الكثرة
فاذا نودي لكشف بلاء اورشف عطاء دعاء
الكرم الى التنزل من غيب الوحدة
الى مشاهد الكثرة و ذلك شأن
إي والكسري يحكى التنزل و
سكون الياء لتسكين قلقهم فكان
المعنى انهم تحركوا من
مقام الكثرة مضطربين وهم
يؤنزعون متوجهين الى حضرة
الوحدة متحدين هنالك في
السرعة والرهبة و كانت
مرضى الله تعالى عنه ساكنة في
مقام الوحدة فتنزل منه الى
نادى الكثرة لتسكين قلوبهم و
اصلاح خطوبهم والحاصل انه اذا دعى
يجيب وسائله لا يخيب ومن عجائب

کے بعد وحدت جیسے "ی" کے بعد الف ہے دو طرح
سے ثابت ہے۔ یہ "یا" کے لحاظ سے ہے پھر "ی" کی
حرکت، طالبین کے اضطراب، اور اس حرکت کا فتح ہونا
اس نداء کی برکت سے فتح و فیض کی علامت ہے، اور
"ای" کے اعتبار سے یہ کہ حضور غوث اعظم بحر وحدت
میں مستغرق ہیں اور کثیر اجتماعات سے آپ کا مقام
بلند و بالا ہے، جب آپ کو مصائب مٹانے اور عیادت
نچھاور کرنے کے لئے پکارا جاتا ہے تو آپ کو کرم و سخا
مجمور کرتا ہے کہ آپ وحدت غیب سے تنزل فرما کر
کثرت مشاہد پر توجہ فرمائیں (یہ وحدت سے کثرت کی
طرف رجوع ہے جیسا کہ "ای" میں "الف" اور پھر
"ی" ہے) اور "ای" کا کسرہ (ذیر) تنزل کی حکایت
ہے اور "ی" کا سکون طالبین کا پریشانی سے سکون ہے۔
معنی یہ ہوا کہ حاجت مند لوگ اضطراب کی حالت میں متفرق
طور پر مقام کثرت سے مقام وحدت کی طرف متوجہ
ہو رہے ہیں اور سب کے سب امید و خوف میں یکساں
ہیں اور آپ یعنی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام
وحدت پر ساکن ہیں، پھر آپ نداء کرنے والے کثیر لوگوں
کی طرف تنزل فرما کر ان کے دلوں کو تسکین دیتے ہیں
اور ان کی پراگندہ حالت کی اصلاح فرماتے ہیں غرضیکہ
جب آپ کو نداء دی جائے تو آپ جواب دیتے ہیں اور

کیونکہ اس میں دیائی سے اکائی کا انتقال
ہے ۱۲ (ت)
کیونکہ واحد کثیر پر مقدم ہے ۱۲ (ت)

عنه فانه ينتقل فيها من العقد الى
الواحد ۱۲ (م)
عنه فان الواحد مقدم فيه على الكثير ۱۲ (م)

صنعه الله سبحانه وتعالى ان ا اول الحروف
فلا حرف فوقها وى اخر الكل
فلا حرف تحتها فمن ترقى من مى فلا مظهر
له وراء ا ومن تنزل من ا فلا منزل
له تحت مى فدل ذلك ان سيدنا
رضى الله تعالى عنه اخذ في الطرفين بغاية
الغايات فتنقطع مطايا الكاملين دون
سيرة في الله فلذا كانت قدمه
على جميع السقاب ولذا
قال رضى الله تعالى عنه انا لله
مشايخ ، والجن لهم مشايخ ، والعلشكة
لهم مشايخ ، وانا شيخ الكل بينى وبين مشايخ
الكل كما بين السماء والارض لا تقيسوا باحد ولا
تقيسوا على احد اوكذا اما استكمل المكملون
سيرة من الله ولذا كانت
عليه اى يجمع اولهم واخرهم ۱۲ (م)

عليه ولا حاجة الى ايداء استثناء الانبياء
والمرسلين عليهم الصلوة والسلام فانه
مركوز في اذهان المسلمين وكذا الصحابة
والتابعون لهم باحسان لما عرفت في
محلّه وبالجمله فسيدنا رضى الله تعالى عنه
افضل الاولياء الامن قائم الدليل على
استثنائه ۱۲ (م)

عليه هذا كذلك ۱۲ منه (م) یہ بھی اسی طرح ۱۲ منہ (ت)

عليه هذا كذلك ۱۳ منه (م) یہ بھی اسی طرح ۱۳ منہ (ت)

سائل کو محروم نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے عجائبات
میں سے ہے کہ الف پہلا حرف ہے اور ی آخری
حرف ہے جس کے بعد کوئی حرف نہیں ہے، اگر کوئی ی
سے آگے بڑھنا چاہے تو آگے الف ہی پائے گا، اور اگر
کوئی الف سے آگے بڑھے گا تو ی سے آگے کوئی منزل
نہ پائے گا تو گیارہ کے حرف یعنی یا سے پہلا کہ آپ
دونوں طرف انتہائی مقاصد پر رسائی رکھتے ہیں اور تمام
کاملین حضرات سیر فی اللہ میں خوش اعظم کی سیر فی اللہ سے
بہت پیچھے ہیں اسی لئے آپ کا قدم گردنوں پر ہے اور
اسی لئے آپ نے فرمایا کہ انسان اور جن اور ملائکہ کے
اپنے اپنے مشائخ ہیں جبکہ میں ان سب کا شیخ ہوں
اور میرے اور تمام مخلوق کے درمیان زمین و آسمان کا
فرق ہے مجھے کسی دوسرے پر اور کسی دوسرے کو مجھ پر
قیاس نہ کرو اور ایسے ہی کوئی کامل شخص آپ کی سیر فی اللہ
کو اللہ تعالیٰ سے کامل طور پر حاصل نہ کر سکا۔ یہی وجہ ہے کہ

یعنی ان کے اول اور آخر سب کو جمع کریں گے ۱۲ (ت)
یہاں انبیاء و مرسلین کے استثناء کا اظہار ضروری
نہیں کیونکہ یہ بات تمام مسلمانوں کے ذہنوں میں مرکوز
ہے یوں ہی صحابہ و تابعین کا استثناء بھی معلوم ہے
حاصل یہ کہ خوش اعظم رضى الله تعالى عنه تمام اولیاء
سے افضل ہیں مگر اس میں سے وہ لوگ
ستثنیٰ ہیں جن کے بارے میں دلیل موجود
ہے ۱۲ (ت)

ہدایتہ اتم وادفر، وطریقہ انفع و
ایسر، وکراماتہ اکثر واطہر، حتی لم
ینقل عشرہا ولا معشارہا عن احد من
الاولیاء فیما نعلم ذلك فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم، وآخر
دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین،
والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین، محمد
والہ وصحبہ اجمعین، وابنہ هذا الفرد
المکین، والغوث المبین، وعلینا بہم
یا ارحم الراحمین، وافی ختامہ شائقین
من صفر الخیر یوم جمعہ المسامین، سنۃ الف و
ثلثمائۃ وخمس، من ہجرۃ من اتی بالصلوٰۃ
الخمس، وردت لامرۃ من المغرب الشمس، صلی
اللہ علیہ وعلیٰ آلہ اجمعین، والحمد للہ رب العلمین۔

آپ کی رہنمائی اتم اور اکمل ہے اور آپ کا طریقہ آسان
و واضح ہے اور آپ کی کرامات کثیر اور غالب ہیں حتیٰ کہ کسی
ولی کی کرامات آپ کی کرامات کی نسبت عشر عشر بھی
منقول نہیں جیسا کہ ہمیں معلوم ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے
جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا
ہے۔ ہمارا آخری اعلان ہے کہ سب تعریفیں اللہ رب العلمین
کے لئے ہیں اور صلوٰۃ و سلام خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ
و سلم اور آپ کی آل و صحابہ پر اور آپ کے اس حاکم بیٹے
اور واضح غوث پر اور ان کے ساتھ ہم پر یا ارحم الراحمین
اس رسالے کا اختتام ۲ صفر بروز جمعہ ۱۳۰۵ھ کو ہوا
سن ہجری ۱۲۰۱ ذات کی ہجرت جس کو پانچ نمازیں عطا
کی گئیں اور جن کے حکم پر مغرب سے سورج واپس پلٹا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحابہ اجمعین، الحمد للہ
رب العلمین۔ (ت)